حیدرآباد فرخندہ بنیاد سے شائع ہونے والا قدیم متوازن علمی و ادبی ماہ نامہ

سب رس

ستمبر 2015ء
30/- روپے
ISSN-2278-6902

ادارۂ ادبیاتِ اردو حیدرآباد

اس شمارے میں

اداریہ

بیگ احساس	اداریہ	07

مضامین

علی احمد فاطمی	ناول اور عوام...... تبصرہ و تجزیہ	19
شافع قدوائی	باریابی تمنا کی ہزمیت کا بیانیہ: شکست کی آواز	27
عبدالاحد ساز	ادا جعفری...... تانیثی اردو شاعری کی اولین آواز	32
رؤف خیر	کہانی پر کہانی	38
مسرت جہاں	قمر رئیس کے تنقیدی تصورات	34
سید حسام الدین	لبیک	41
ناصر پرویز	منیر نیازی کی شاعری میں مافوق الفطرت عناصر	46
نیہا اقبال	جون ایلیا کے کلام میں یقیں و گماں کی کیفیت	49
محمد نظام الدین	راجندر سنگھ بیدی کا اسلوب	52

یادیں

راجکماری اندرا دیوی دھن راج گیر / اشرف رفیع	یادیں	55

طنز و مزاح

خامہ بگوش	سچا جھوٹ یا جھوٹا سچ	58

افسانے

حسین الحق	ساعتوں کا چور	08

شاعری

خلیل مامون، اسلم عمادی، ذکی طارق، خالد عبادی	شرافت حسین، خالد خاں ہادی، انیس پروین	62

خاکہ

غضنفر	تلاشِ مشکِ شگفتگی	70

نقد و نظر

رؤف خیر، حبیب احمد	''درونِ سخن''/''آنسوؤں کی برات''، ''اردو'' جاں نثار اختر نمبر	76

قمر رئیس کے تنقیدی تصورات

مضمون

مسرت جہاں

قمر رئیس ایک ترقی پسند ناقد ہیں جن کی پہچان پریم چند اور فکشن کی تنقید سے قائم ہے تاہم گاہے گاہے انہوں نے دوسرے موضوعات پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ ترقی پسند تنقید کی کوئی بندھی ٹکی تعریف ممکن نہیں ہے۔ البتہ جس تنقید میں ادب کے افادی پہلو پر زیادہ زور دیا جائے اور اس کی سماجی معنویت کی تلاش کی جائے اسے ترقی پسند تنقید کے زمرے میں شامل کیا جاتا ہے۔ اِس مکتبہ تنقید میں مزدوروں' کسانوں' غریبوں اور مظلوموں کی حمایت کی جاتی ہے اور ادب کا اس طرح جائزہ لیا جاتا ہے کہ اول تو اس کا سماج سے کس قدر رشتہ ہے اور پھر اس رشتے میں سماج کے کمزور طبقے کے مفادات پر کس حد تک توجہ دی گئی ہے۔ ترقی پسند تحریک کے ایک اہم ستون پریم چند نے اپنے یادگار خطبے میں کہا تھا:

''ہماری کسوٹی پر وہ ادب کھرا اترے گا جس میں تفکر ہو' آزادی کا جذبہ ہو' حسن کا جوہر ہو' جو ہم میں حرکت اور ہنگامہ اور بے چینی پیدا کرے۔ سلائے نہیں کیونکہ اب اور زیادہ سونا موت کی علامت ہوگی۔''

(منشی پریم چند'' ادب کی غرض و غایت'' مضمون مشمولہ رسالہ گفتگو' ممبئی' ترقی پسند ادب نمبر' مدیر سردار جعفری ص 27 بابت مارچ 1980ء)

اس اقتباس میں پریم چند نے ادب کی جن خصوصیات کی نشاندہی کی ہے قمر رئیس بھی ادب میں بنیادی طور پر انھیں عناصر کی تلاش کرتے ہیں البتہ ہر نابغہ ادیب و فنکار کی طرح قمر رئیس کا بھی اپنا ایک مخصوص انداز ہے۔ وہ کسی فن پارے یا کسی فنکار کے مجموعی فن کی تنقید کرتے ہوئے اپنے نظریے یا تنقیدی معیار میں نہیں الجھتے ہیں بلکہ وہ براہ راست فن پارے کا مطالعہ اور تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ اس مرحلے میں وہ سماجی اور تہذیبی عناصر کو اہمیت دیتے ہیں اور فن میں اپنے نظریے کی تلاش کرتے ہیں اور پھر اس نظریے کی حمایت و تائید کے لئے فن پارے ہی میں سے نکتے تلاش کرتے ہیں۔ اس حوالے سے پروفیسر شارب ردولوی کی رائے ہے کہ:

''قمر رئیس سائنٹفک فکر اور ترقی پسند نظریات رکھنے والے ناقد تھے وہ ایک کھلا ذہن اور غیر متعصب نقطہء نظر رکھتے تھے۔ انہوں نے مارکس کا بھی گہرائی سے مطالعہ کیا اور سیاست' تہذیب اور تاریخ میں تبدیلی کے عمل کو بھی اچھی طرح سمجھا تھا وہ اس بات سے واقف تھے کہ تنقید کوئی میکانکی عمل نہیں ہے۔ اور نہ میکانکی طریقہء کار کو ادبی تفہیم یا ادبی مطالعہ کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔''

(پروفیسر شارب ردولوی۔ قمر رئیس اور نئی ترقی پسند تنقید' مشمولہ پروفیسر قمر رئیس آثار و احوال' ص 72 مرتبہ پروفیسر محمد ظفر الدین' 2010)

قمر رئیس کی پہلی تصنیف'' پریم چند کا تنقیدی مطالعہ بحیثیت ناول نگار'' 1959ء میں شائع ہوئی جو اُن کے ڈاکٹریٹ کا مقالہ ہے۔ قمر رئیس کی اس تصنیف کو شائع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور انعام سے بھی نوازا گیا۔ قمر رئیس نے مقالہ تحریر کرنے کی غرض سے پریم چند اور ان کے فن کا مطالعہ بڑی باریک بینی اور وسیع پیمانے پر کیا تھا۔ پریم چند کی زندگی ان پر آئینہ ہوگئی تھی۔ جس میں انہوں نے پریم چند کے فن کو آنکا اور جانچا۔ مطالعہ پریم چند کے سلسلے میں قمر رئیس نے پریم چند کی تقریبا تمام تحریروں کا مطالعہ کیا۔ اور ان کی تخلیقات سے متعلق چھ کتابیں' مضامین پریم چند 1960ء پریم چند